

سے شیخ العرب العجم



علامہ ابو محمد یحییٰ الدین شاہ الرشیدی

السندی المکی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخی خطبہ

بمقام کمری یادی کراچی: تاریخ ۱۹۴۸ء

موضوع

اللہ کا سہارا مضبوط ہے
باقی

(سب سہارے بے کار ہیں)

ترقیہ: مولانا عبد الطیف اختر مدرس جامعہ رحمانیہ
سولہ سرباز کراچی

حرکت الدعوة والجهاد جمعیت اہل الحدیث سندھ



نام کتاب : اللہ کا سہارا مضبوط ہے باقی سب سہارے بے کار ہیں

مصنف : فضیلۃ الشیخ بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب : مولانا عبد اللطیف اختر

صفحات : ۳۲

ناشر : حرکت الدعوة والجهاد، جمیعت الہادیث سندھ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَعْمَتِهِ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنُتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ وَأَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَهْدِ اللَّهِ فَلَا مَضِلَّ لَهُ وَمِنْ يَضِلُّ فَلَا هَادِيَ لَهُ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ نَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم
وشر الامور محدثاتها فان كل محدثه بدعته وكل بدعته ضلالتة وكل ضلالتة في النار من
يطلع الله ورسوله فقد رشد واهتدى ومن يعص الله ورسوله فقد ضل وغوى اعوذ بالله
السميع العليم من الشيطان الرجيم من حمزه ونفثه ونفثه بسم الله الرحمن الرحيم
وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي اليه انه لا اله الا انا فاعبدون (٢٥) وقالوا
اتخذنا الرحمن ولدا سبغت به عباد مكرمون (٢٦) لا يسبقونه بالقول وهم بأمره يعملون
(٢٧) يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يشفعون الا لمن ارتضى وهم من خشيته مشفقون
(٢٨) ومن يقل منهم اني اله من دونه فذلك نجزيه جهنم كذلك نجزي الظالمين (٢٩)
(سورة الانبياء ركوع ٣٢)

محترم حاضرین مجلس السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہر ایک قانون و دستور کی کوئی نہ کوئی بنیاد ہوتی ہے جس پر وہ قائم رہ سکے۔ بنیادی مسئلہ
اور بنیادی قانون دستور کا جتنا ہی مضبوط ہوگا اتنا ہی دستور قانون جو ہوگا مضبوط اور ہمہ گیر
ہوگا۔ اسلام ایک نظام ایسا ہے جو کہ پوری دنیا کے لوگوں کے لئے ہے۔ اس کی بنیاد جو ہے وہ
اللہ کی توحید پر ہے۔ جتنا ہی بنیاد مضبوط ہوگا اتنی ہی اسلام کو قوت اور شوکت حاصل ہوگی۔

۲
اسلام کی قوت دنوں اور ڈے Day منانے سے نہیں ہوتی۔ اسلام کی عظمت یوم شوکت منانے سے نہیں ہوتی اور اسلام کی عظمت اور بنیاد جس چیز پر قائم ہے اسی چیز کے ساتھ وہ محفوظ رہ سکتا ہے اور زیادہ اس کی اشاعت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ توحید کے اندر بنیادی چیز یہ آتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو خالق اور پوری خلق کا خالق ہے لہذا پوری خلق پر اسی کا قانون چلے گا۔ اس کی حکومت ہوگی۔

ولا یشرک فی حکمہ احدا (۲۶) (سورۃ الکہف ع ۴)

وہ اپنی حکومت کے اندر کسی کو شریک نہیں بناتا۔ پس جب یہ بنیاد مضبوط ہوگی تو اسلام بھی مضبوط رہے گا اور اس کے ارکان پر عمل کرنا آسان رہے گا۔ توحید کے اندر جتنی بھی کمی آئے گی جتنی پچک آئے گی۔ اتنی ہی کمزوری اسلام میں ہوگی۔ اور اتنی ہی کمزوری اعمال کے اندر آئے گی۔ کیونکہ سب نیکیوں کی بنیاد توحید باری تعالیٰ ہے اور سب برائیوں کی بنیاد اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے۔ جتنے بھی گناہ اور برائیاں دنیا میں آپ دیکھ رہے ہو یا ان کے متعلق من رہے ہو۔ ان سب کی اصل وجہ جو ہے وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اور شرک کے ترک کرنے اور توبہ کرنے سے گناہوں سے بھی انسان توبہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے۔ جس آدمی کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ کے سوا میرا کوئی خالق یا مالک نہیں، اس کے سوا کوئی میرے لئے بچاؤ کا راستہ نہیں۔ وہ مجھے اگر پکڑنا چاہتا ہے کوئی چھڑوا نہیں سکتا، وہ اگر مجھے چھوڑنا بخشنا چاہتا ہے تو کوئی دنیا کی طاقت مجھے پکڑوا نہیں سکتی میں نے اگر عمل ٹھیک کئے تو اللہ کے ہاں مجھے اجر ملے گا اور گناہوں اور برائیوں کا بدلہ بھی وہاں ملے گا۔ میرے لئے کوئی سفارشی کوئی مددگار کوئی ولی، کوئی وسیلہ نہیں جس کے واسطے سے یا اس کے طفیل میری جان بخشی ہو۔ ایسا کوئی نہیں جب یہ عقیدہ انسان کے دل کے اندر آجائے گا تو وہ گناہ کرتے ہوئے ڈرے گا۔ برائی اگر اس سے ہوگی، خطا واقع ہوگی تو اس کو کچپی لازم آئے گی۔ دل اس کا تڑپنے لگے گا۔ اللہ کے خوف سے، اور وہ کہے گا مجھے اللہ کے سامنے پیش ہونا

۳
ہے۔ میں کیا جواب دے سکتا ہوں؟ کون میری طرف سے قیامت میں میری وکالت کرے گا؟
کون مجھے چھڑوائے گا بخشوائے گا؟ کون میری سفارش کرے گا؟ کون میرا وکیل بنے گا؟ قرآن
کہتا ہے:

هَلْ أَنتُمْ هُنَا لَمَّا جَعَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لَمَن يَجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَمْ مَن
يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا (سورة النساء ع ۱۰۹)

یہاں تو ایک دوسرے کی وکالت کرتے ہو، لیکن دوسرے کی طرف سے لڑتے ہو۔ لیکن
یتاؤ؟ قیامت کے روز اللہ کے آگے تمہارے واسطے کون لڑے گا؟ کوئی تمہاری وکالت وہاں
کرے گا؟ کون تمہارا بچاؤ کرے گا کوئی ہے؟ کوئی نہیں۔ ایسے عقیدے والے آدمی سے گناہ
نہیں ہوگا۔ اور اگر ہوگا تو فوراً توبہ کرے گا اس کو اللہ کا خوف جو ہے اس پر غالب آجائے گا۔
فرمایا:

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمِنَ
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَصِرُوا عَلَى مَافَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ (ال عمران ع ۱۳۵)
اللہ سے ڈرنے والے لوگ ان کی خاص صفت یہی ہے اگر ان سے کوئی گناہ ہو گیا۔
برائی ہو گئی۔ اپنے اوپر ظلم کر دیا۔ فوراً ان کو اللہ یاد آئے گا اللہ کا خوف، اللہ کی گرفت، اللہ کا
عذاب، اللہ کی پکڑ دہشت اس پر چھا جائے گی۔ خوف ہوگا فوراً بھاگے گا اور وہ جانتا ہے کہ
وَمِنَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ اللہ کے سوا کوئی بخشے والا نہیں بھانپتا ہوا اللہ کے دروازے پر آئے
گا۔ آگے اس سے معافی مانگے گا اور توبہ کرے گا اور اقرار کرے گا کہ آئندہ میں گناہ پھر نہیں
کروں گا۔ پھر دوبارہ لوٹ کر اس قسم کی برائی نہیں کرے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرنے
والے ہیں۔ لیکن اگر جس کا عقیدہ ہے کہ میرے سفارشی بھی ہیں، میرے بخشوانے والے
بھی ہیں، میرے وسیلے بھی ہیں اس کے طفیل، ان کے واسطے سے ان کے وسیلے سے جان
چھوٹ جائے گی۔ بخش جائے گی۔ یہ آدمی اس قدر بے خوف سا ہو جاتا ہے۔ اس کو کوئی پرواہ

نہیں ہوتی ہے۔ اگر گناہ کرتا ہے اس کو ڈر نہیں ہوتا اس کو ندامت یا حسرت و افسوس نہیں ہوتا، توبہ کرنے کے لئے وہ تیار نہیں ہوتا گناہ چھوڑنے کی اس کو کبھی رغبت نہیں ہوتی کیونکہ اس کو پرواہ نہیں! کچھ بھی کیا؟ جو کچھ کرتا ہے گیارہ مہینے کرتا رہا بارہویں مہینے میں حلوہ پکا لیا، میلاد کر لیا جان بخشی جائے گی۔ پیر صاحب کی گیارہویں کروی جان چھوٹ جائے گی۔ جو جانتا ہے کہ ایک پلیٹ پر جنت مل سکتی ہے اور وہ جہنم سے خلاصی مل سکتی ہے۔ وہ کیونکر خدا سے ڈرے؟ اور نیکیوں کی رحمت کیوں اٹھائے؟ پانچ وقت نماز کی حاضری کیونکر مسجد میں دے؟ اور عیاشی اور مکاری سے کیونکر بچے؟ وہ چاہتا ہے میں جو بھی کروں گا پلیٹ دے کر بخشوا لوں گا۔ کھیر دے کر جان چھڑوا لوں گا۔ جب یہ اہمال اور تفصیل آپ کے سامنے آگیا مسئلہ آپ کے سامنے واضح ہو گیا کہ ایک اللہ کے سوا کسی اور پر بھروسہ کرنا یہ مسلمان کا کام نہیں اور سب نیکیوں کی بنیاد یہی ہے کہ ایک اللہ پر بھروسہ کرے، ایک اللہ پر توکل کرے، ایک اللہ سے ڈرے، اسی کے ساتھ اس کی امیدیں وابستہ ہوں اور اسی کے سامنے پرستش کرے اور اس کو پکارے، اسی کو اپنا حاجت روا جانے، اور اسی کو اپنا مشکل کشا جانے۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس سے انکے لئے نیکیوں کی راہیں کھل جاتی ہیں اور برائیوں کی راہیں ان کے لئے تنگ ہو جائیں گی۔ برائی کرنا ان کے لئے ایسا ہوگا، ایک پہاڑ کو توڑنا ہوگا لیکن اگر اتنی مشکل کے باوجود گناہ یا خطا واقع ہو بھی گئی اس کو ڈر ہو گا خدا سے بخشوائے گا اور توبہ کرے گا۔ لیکن اگر یہ بات نہیں ہوگی تو مشرک بے خوف ہوتا ہے۔ مشرک اللہ سے نہیں ڈرتا۔ شیطان اس کو اللہ سے بے خوف کر دیتا ہے۔ دوسروں کا سہارا دکھا کر، مزاروں کا سبز باغ دکھا کر مردوں کا سہارا دے کر زندے سے بے خوف کر دے اس سے بڑھ کر کوئی بے وقوف ہے؟ کمزور کے سہارے پر جو آدمی طاقت ور سے بگاڑے وہ بے وقوف ہے یا انسان ہے؟ سوچ کر میری بات پر۔ ایک آدمی اس کے دو دوست ہیں۔ ایک دوست اس کا بہت بڑا قوی ہے، طاقتور ہے۔ ایک دوست اس کا کمزور ہے بے ہمت ہے بزدل ہے لیکن وہ بزدل کا زیادہ خیال کرتا ہے۔

اس سے اپنی بنا، ہے طاقت ور سے بگاڑتا ہے۔ اس بزدل کے سہارے پر اس کمزور بے ہمت کے سہارے پر وہ طاقت ور آدمی سے بگاڑتا ہے۔ یہ اس کی عقلمندی ہے؟ نہیں۔ اسی طرح ایک آدمی نزدیک ہے پڑوس میں رہتا ہے۔ ایک آدمی دور رہتا ہے۔ اس دور والے کے سہارے پر پڑوس والے سے بگاڑتا ہے وہ بڑا بے وقوف ہے!!! اگر یہ بڑا بے وقوف ہے جو دور والے کے سہارے پر نزدیک والے سے بگاڑتا ہے۔ کمزور کے سہارے پر طاقت ور سے لڑتا ہے تو اگر یہ بے وقوف ہے تو وہ کونسا عقلمند ہے جو کہ مردوں کے سہارے پر زندے سے بگاڑے ہاں!!! مردوں کے سہارے پر جو مر گیا۔

انوات غیر احماء وما یبشعرون ایان یبعثون (۲۱) (سورۃ النحل ع ۲۴)

قرآن میں آتا ہے۔ یہ مردے مرچکے ہیں زندے نہیں ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ اس مٹی سے کب اٹھیں گے۔ ان کے سہارے پر ان کے بل بوتے پر زندے سے جو کبھی مرتا نہیں۔

لہلہ الاہوالاھو الھی القیوم لاتخلفہ مستی ولا نوم (۲۵۵) (سورۃ البقرۃ ع ۳۳)

وہی ایک اللہ ہے جو ہمیشہ زندہ ہے دنیا کو قائم رکھنے والا ہے موت تو کیا؟ مرنا تو کیا؟ اس کو نیند اور اونگھ بھی نہیں آتی ہے۔ ان سب چیزوں سے نقائص سے پاک ہے تو اس زندے سے بگاڑ کر کس سہارے پر کس بل بوتے پر کس آسے پر یعنی ایک مرجانے والے پر جس کی روح نکل چکی۔ ان کی آنکھیں دیکھنے سے بند ہیں۔ کان سننے سے بند ہیں۔ ہاتھ نہیں چل سکتے، پاؤں کام نہیں کر سکتے۔

اللھم ارجل بمشون بہا ام لھم ابد ببطشون بہا ام لھم اعین بصرون بہا ام لھم افان

یسمعون بہا.... (۱۹۵) (سورۃ الاعراف ع ۲۳)

کیا ان کے پاؤں میں چلنے کی طاقت ہے؟ گھر آتے ہیں، شادی میں آتے ہیں، میت پر آتے ہیں، بیمار کو دیکھنے آتے ہیں نہ ان کے ہاتھ میں کسی چیز کے پکڑنے یا لینے یا دینے کی طاقت ہے نہ آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت ہے نہ کانوں میں سننے کی طاقت ہے۔ یہ ساری

طاقتیں سلب ہو چکیں۔ روح کے نکلنے کے ساتھ یہ طاقتیں ختم ہو چکیں۔ جب ختم ہو چکیں؟ تو اس کے سارے پر اللہ تعالیٰ سبحانہ و تعالیٰ جو ہمیشہ زندہ ہے اس سے بگاڑا جائے اس کی نافرمانی کی جائے۔ اگر وہ شراب حرام کرے، شراب سے منع کرے، شراب گناہ بتلائے، لیکن پھر بھی پیا جائے؟ کیونکہ حلوہ پکائیں گے جان چھوٹ جائے گی۔ زنا کو اس نے حرام کیا عام کیا جائے زنا کی بازائیں لگا دی جائیں جس ملک کے اندر زنا کی دکانیں، زنا کا واپار (تجارت) ہو، زنا کی مارکیٹیں ہوں بتاؤ!! اس ملک کا کیا حال ہو گا؟ اور یہ اتنا بڑا گناہ اللہ کی نافرمانی محض ان مردوں کے سارے پر کی جائے۔ چلو جی کھیر پکائیں گے، گیارہویں والا سائیں جان چھڑا دے گا، اسی سارے پر جوئے کھیلو، اسی سارے پر رشوت لے لو، اسی سارے پر سود لے لو، اسی سارے پر جھوٹ بولو، غیبت کرو، چوری کرو، ہر قسم کا ظلم اور برائی کرو۔ اسی کے سارے پر۔ جن کاموں پر اللہ ناراض ہو، جن کاموں کو اللہ نے برا کہا ہو، جن کاموں پر اللہ نے جہنم کی دھمکی دی ہو۔ جن کاموں پر اللہ نے اپنی گرفت بتلائی ہو۔ اسی کاموں کو بے دھڑک کیا جائے۔ ان مردوں کے سارے پر کہ یہ حلوے کھا کر ہماری جان چھڑائیں گے۔ بتاؤ!! اس سے بڑھ کر بے عقل کیا ہو سکتی ہے؟ وہ سود کھلم کھلا کھایا جا رہا ہے، کھلایا جا رہا ہے جس کے متعلق قرآن مجید نے اتنے زبردست الفاظ فرمائے ہیں۔ کہ کسی گناہ کے لئے نہیں کہے۔ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَخُذُوا مَلَقِي مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ (۲۷۸) فَإِن لَّمْ

تَفْعَلُوا فَاذْهَبُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمِنْ رَسُولِهِ..... (سورة البقرة ع ۳۸)

سورة البقرة کے اڑتیس رکوع میں فرمایا، اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، سود لینے سے باز آ جاؤ جو لے چکے تو یہ کرو آئندہ مت کچھ لو۔ کتنا ہی باقی ہو چھوڑ دو اپنا اصلی حق لے لو۔

لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (سورة البقرة ع ۳۸) کسی کے ساتھ ظلم کر کے اپنے حق سے زائد مت لو۔ اور نہ تمہارے ساتھ ظلم ہونا چاہئے کہ تمہارے حق میں سے کمی کی جائے۔ تمہیں سود لینے کی منع ہے۔ اگر اس سے باز نہیں آتے ہو۔ فَاذْهَبُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ و

رسول۔ پھر تمہیں چیلنج ہے۔ تیار ہو خدا کی بھی تمہارے ساتھ لڑائی ہے اور خدا کے رسول ﷺ کی بھی تمہارے ساتھ جنگ ہے۔ سود خور کو جو سود سے باز نہیں آتا اللہ اس کو جنگ کا اعلان کرتا ہے۔ اس کے ساتھ لڑنے کا خود بھی جنگ کرتا ہے۔ خدا کا رسول ﷺ بھی جنگ کا اعلان کرتا ہے۔ لیکن تم بے خوف پڑے ہو کہ گیارہویں والے سائیں کے سہارے پر جو کئی صدیاں آج سے پہلے مرچکا ہے۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ زندے کے ساتھ بگاڑنا مردے کے سہارے پر بڑی بے وقوفی ہے! یہ نکتہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دو لفظوں میں سمجھا دیا فرمایا:

وتوکل علی الحی الذی لا یموت..... (۵۸) (سورۃ الفرقان ع ۵)

سورۃ الفرقان کے پانچویں رکوع کے اندر فرمایا

وتوکل علی الحی الذی لا یموت۔

بھروسہ اگر تمہیں کرنا ہے، توکل رکھنی ہے، اعتماد رکھنا ہے، سہارا سمجھنا ہے۔ تو زندے پر رکھو مردے پر نہیں۔ پہلا مسئلہ:- پر بھروسہ رکھو مردے پر نہیں اور زندہ بھی ہر ایک نہیں، زندہ بھی ہر ایک نہیں؟ فرمایا وہ زندہ وتوکل علی ال الذی لا یموت اس زندے پر بھروسہ کرو جو مرتا کبھی نہیں۔ جس پر موت نہیں آتی، جس پر فتنائی نہیں آتی، جس کی شان موت سے بالا ہے وہ کون ہے؟

ک علیہا فان (۲۶) وبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام (۲۷) (سورۃ الرحمن ع ۲۷)

ہر ایک چیز کو دنیا سے فنا ہونا ہے۔ مگر اللہ کی ایک ذات باقی ہے۔ فنا نیت سے پاک ہے۔ وہ ہے ایک جو مرتا نہیں فرمایا اس پر بھروسہ کرو جو مرتا نہیں۔ جو مر گیا وہ کیا کر سکتا ہے؟ زندہ جو ہے وہ آج نہیں توکل یا پرسوں مرے گا لیکن وہ اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس لئے اسی پر بھروسہ کرو اسی لئے سورۃ القصص کے آخر میں فرمایا:

ولا تدع مع اللہ الہا اخر لالہ الا ہو کل شئ ہالک الا وجہہ لہ الحکم والہ

ترجعون (۸۸) (سورة القصص ۹۷)

فرمایا اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو ولا تدع مع اللہ الہا اخر اللہ کے ساتھ دوسرے کو مت پکارو کیوں؟ کہ لا الہ الا هو اس کے سوا کوئی الہ نہیں کوئی معبود نہیں کوئی داتا نہیں کوئی دستگیر نہیں کوئی مشکل کشا نہیں کوئی حاجت روا نہیں اللہ کے۔ فرمایا اس ایک اللہ کو پکارو لہ العہکم اسی کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔ فرمایا: کل شئی ہالک الا وجہہ کیوں؟ ہر ایک کو مرنا ہے ہر ایک کو فنا ہونا ہے۔ ہر ایک کو زندگی ختم کرنی ہے مگر ایک اللہ کی ذات ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ لہ العہکم اس کی بادشاہی ہے۔ واللہ ترجعون آخر اس کے پاس لوٹائے جاؤ گے۔ اسی کے سامنے پیش کئے جاؤ گے۔ تو یہ بہت ایک بے عقلی ہے؟ کہ احکم الحاکمین کو ناراض کیا جائے ان کے حدود کو توڑا جائے، ان کی شریعت کو توڑا جائے، ان کے قانون کو توڑا جائے، ان کے احکام کی پرواہ نہ کی جائے۔ ان کے فرائض کو بھلا دیا جائے جن باتوں کو جن کاموں کو اس نے حرام فرمایا ہے اس کی کوئی پرواہ نہ کی جائے بتاؤ!!! اس سے بڑھ کر اللہ کے ناراض کرنے کا کیا سبب ہو سکتا ہے؟ اللہ کو ناراض کر کے دوسروں کو راضی کرنا چاہتے ہو دوسرے کے سارے پر؟ فرمایا: الحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء انا اعتلنا جہنم للکفرین نزلنا (۱۰۲) قل هل ننبئکم بالاٰ خسرین اعمالا (۱۰۳) الذین ضل معہم فی الحیوة الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا (۱۰۴) اولئک الذین کفروا بآیت ربہم ولقائہ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیمتہ وزنا (۱۰۵) (سورة الکہف ۱۴)

فرمایا ایسے بھی لوگ ہیں یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے بغیر ہم دوسروں سے اپنا رابطہ بنالیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جو اللہ کے دوست ہوں اور اللہ کے دشمن کو پناہ دیں۔ عبدالقادر جیلانی کو اللہ کا دوست سمجھتے ہو یا دشمن؟ تو پھر وہ شرابی کو کیسے پناہ دے گا؟ زانی کو کیسے پناہ دے گا؟ راشی کو کیسے پناہ دے گا!! اور چور اور ڈاکو کو کیسے پناہ دے گا۔ حرام خور انسانوں کے خون چوسنے والا، عزتوں کو لوٹنے والا، عصمت پر حملہ کرنے والا، ان کی دولت کو لوٹنے والا، ان کی ہر ایک چیز پر حملہ کرنے والا اس کو وہ کیسے پناہ دے سکتا ہے؟ لیکن یہ نہ دینا پناہ اس کو یہ اس کے اخلاق کی بات ہے لیکن بات یہاں یہ کہنی ہے کہ؟ پناہ دینا کس کا کام ہے؟ یہ اللہ کا کام ہے۔ اس سے تم بگاڑ چکے۔ اب کیا مجال ہے کہ کسی اور کو پناہ دے سکے۔ کیا نام تھا پیر صاحب کا؟ عبدالقادر، عبدالقادر کی معنی دو لفظ ہیں۔ ایک ہے عبد ایک ہے القادر۔ القادر اللہ کا نام ہے ننانوے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ معنی کیا ہے؟ قدرت والا۔ عبد کے معنی بندہ یعنی قدرت والے کا بندہ وہ تو کتا ہے کہ میں قدرت والے کا بندہ ہوں۔ تم نے اس کو قادر بنالیا۔ جو کام قادر کے ہیں وہ بندہ نہیں کر سکتا۔ سمجھ میں آیا۔ جب اللہ نے تم کو جن باتوں سے منع کیا تم نے پرواہ نہیں کی۔ اس کے ساتھ بگاڑ لیا۔ اس کی نافرمانی کی۔ اب تم چاہتے ہو کہ اس کے بغیر دوسرے بندوں کو ہم پکڑ لیں یہ غلط کرتے ہو۔ اپنے آپ کو قرآن کتا ہے برباد کرتے ہو۔ فرمایا اس طرح تمہاری ساری نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔ حتیٰ ترازو رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ترازو تک رکھا ہی نہیں جائے گا۔ ترازو ہوتا ہے تولنے کا۔ جب تمہاری نیکی ہی نہیں تو تول کیا جائے گا؟ سمجھ میں آیا۔ تو ہم نے جس سے بنانا تھا اللہ کے ساتھ۔ اس کے ساتھ بگاڑ چکے۔ دوسروں کے سہارے پر۔ حالانکہ یہ بات اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ فرمایا: یغفر لمن

یشاء ویعذب من یشاء (سورۃ البقرۃ ع ۳۰)

جس کو چاہے وہ بخش دے جس کو چاہے وہ عذاب کر دے۔

واذا اراد اللہ بقوم سوء فلا مرد لهم وملہم من دونہ من وال (سورۃ الرعد ع ۲)

سورة الرعد کے دوسرے رکوع میں فرمایا ہے جب اللہ کسی قوم کے لئے برائی کا ارادہ کرتا ہے، عذاب کا ارادہ کرتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اللہ کے حکم کو ٹال نہیں سکتی نہ اس کا کوئی ولی یا والی بن سکتا ہے۔

ام اتخذوا من دونہ اولیاء فاللہ ہوالولیٰ وہو یحیی الموتیٰ وہو علیٰ کل شیء قلیب
(۹) (سورة الشوریٰ ع)

سورة الشوریٰ کے پہلے رکوع میں فرمایا اذ ولیوں کو پوجنے والو۔ بلکہ اللہ سے بڑھ کر تمہیں کونسا ولی ملے گا۔ جو تمہارے حیات و موت کا مالک ہو۔ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہو۔ وہ کونسا مسئلہ ہے جو اللہ سے نہیں بنتا جو تم دو سری جگہ تلاش کرتے ہو۔ جب یہ بات تمہارے سامنے آگئی تو پھر آپ سوچئے کہ ہم کر کیا رہے ہیں اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ ہم اللہ کے آگے اپنے گناہوں کی توبہ کریں۔ اپنی برائیوں سے باز آئیں۔ اللہ کے جتنے بھی انبیاء علیہم السلام دنیا میں آئے صلوات اللہ علیہم وسلم اجمعین ان سب نے دنیا کو یہ بتلایا کہ ایک اللہ کی پرستش کرو، ایک اللہ کو یاد کرو۔ یہ کسی نے ذمہ داری نہیں اٹھائی، یہ اللہ کے کسی ایک نبی علیہم السلام نے نہیں کہا کہ تم بھلے سارے کچھ کرتے رہنا اللہ کو بھلے تم ناراض کرو، بھلے اس کے نافرمان بن جاؤ، اس کی شریعت کو توڑ دو، اس کے قانون کی لاپرواہی کرو۔ لیکن ہمیں آپ چھڑوا دیں گے۔ ہم آپ کی مدد کریں گے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ کا دوست جو ہو گا وہ اللہ کے دشمنوں نافرمانوں کو کوئی پناہ نہیں دے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ اللہ کے دوست اللہ کے پیارے اللہ کے مخالفین کو پناہ دیں؟ یہ ناممکن ہے۔ وہ دوسرا ہے جو اللہ کے مقابلے میں کھڑا ہے۔ جو اللہ کے مقابلے میں کھڑا ہے جس نے کہہ دیا تھا کھلے لفظوں میں

لاتخذن من عبادک نصیباً مفروضاً (۱۱۸) (سورة النساء ع ۱۸)

جب ابلیس کو اللہ نے دھتکار دیا نکال دیا تو کیا کہا اس نے۔

اس نے صاف کہا لا تعذبن من عبادک نصیباً مفروضاً میں بھی تمہارے بندوں میں سے اپنا حصہ ضرور لوں گا۔ تو آج برابر حصہ لے رہا ہے۔

ولقد صدق علیہم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقاً من المؤمنین (سورۃ سباع ۵)
وہ جو اس کا گمان تھا۔ اس کو تم سچا کر رہے ہو، جو اس نے کہا لئن اخرتن الی یوم القیمۃ
لاحتکن فویتہ الا قلیلاً (سورۃ بنی اسرائیل ۳)

اس کی سارے اولاد کو پتہ برباد کروں گا چند لوگ بچیں گے۔ اور تم نے اس کا گمان صحیح کر دیا۔ کیونکہ اس کی پیروی کرتے ہو اور انہوں نے یہ تعلیم دی۔ انبیاء علیہم السلام نے میں سے کسی نے اللہ کے سوا کوئی درگاہ نہیں بتلائی۔ کسی اللہ کے نبی ﷺ نے کسی اللہ کے رسول علیہم السلام اپنی امت کو اللہ کے سوا کوئی درگاہ نہیں بتلائی فرمایا:

قل انی لن یعبرنی من اللہ احد ولن اجدن دونہ ملتحمدا (سورۃ الجن ۲)

سورۃ الجن کے دوسرے رکوع کے اندر فرمایا اے نبی ﷺ آپ اعلان کر دیجئے۔

قل انی لن یعبرنی من اللہ احد ولن اجدن دونہ ملتحمدا (سورۃ الجن ۲)

کوئی ایسی طاقت نہیں اگر خدا ناراض ہو جائے تو مجھے پناہ دے دے یا مجھے بچا دے یا کہیں مجھے سرچھپانے کی جگہ ملے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ اس کے سوا کہیں میں اپنے آپ کو بچا سکتا ہوں یا پناہ پاسکتا ہوں۔ کوئی درگاہ نہیں۔ اللہ کی درگاہ کس نے بتلائی نبی ﷺ نے۔ اس نے اللہ کی درگاہ بتلائی فرمایا۔

ففرؤا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین (۵۰) ولا تجعلوا مع اللہ الہا اخر انی لکم منہ

نذیر مبین (۵۱) (سورۃ الزاریت ۳)

سورۃ الزاریت کے تیسرے رکوع کے اندر فرمایا اے لوگو! بھاگ بھاگ جاؤ۔ اللہ کے دروازے پر دوڑ جاؤ اللہ کے دروازے پر۔ وہاں جا کے توبہ کرو۔ اللہ کے دروازے پر پے لوٹ آؤ کوئی اور دروازہ نہیں بتلایا۔ کوئی دروازہ نہیں بتلایا۔

اللہ کی بھلائیاں اللہ سے مانگو۔

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورة النور ۴)

سارے کے سارے اللہ کی طرف لوٹ آؤ اس کے آگے توبہ کرو، نبی ﷺ نے اللہ کے سوا کوئی درگاہ نہیں بتلائی۔ کسی ایک نبی نے دوسری درگاہ نہیں بتلائی۔ دوسرا شیطان بتلانے والا ہے۔ فلاں درگاہ پے جاؤ فلاں درگاہ پے جاؤ۔ یہ اللہ کے مقابلے میں جو بھی درگاہیں کھڑی کی گئی ہیں وہ شیطان نے کھڑی کی ہیں جنہوں نے کہا:

لَا تَخْضَعْنَ مِنْ عِبَادِكَ نَهْصِيًا مَفْرُوضًا (النساء ۱۱۸)

تیرے بندوں سے میں بھی اپنا حصہ لے لوں گا۔ اور واقعی ڈیل حصہ لیا۔ بلکہ زبردست حصہ لیا۔ احکم الحاکمین عرش عظیم کا مالک ساتوں آسمانوں اور زمینوں کا مالک نیچے اوپر ہر چیز کو کھلانے پلانے والا ہر ایک چیز پر حکومت کرنے والا اس سے انسان کو باغی بنا کر اس سے انسان کو ہٹا کر اس کی درگاہ بھلا کر۔ لکڑیوں کے آگے مزاروں کے آگے۔ درختوں کے آگے، بتوں کے آگے، جانوروں کے آگے، صورتوں کے آگے، صورتوں کے آگے جھکایا اور بدنام اور ذلیل کیا۔ اللہ کے نبیوں نے یہ تعلیم نہیں دی۔ اور نہ کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ تم اگر خدا سے بگاڑو ہم جان چھوڑا دیں گے۔ یہ کسی نے نہیں کہا۔ مسلم شریف کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو بلا بلا کے کہا نام نام لے کر کہا کہ:

انْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا كُنَّا ابِلْغَتَكُمْ

اے لوگو! جو بچنے کا طریقہ ہے راستہ ہے میں نے آپ کو بتا دیا اب اپنے آپ کو جہنم سے

خود بچاؤ! میں کچھ نہیں کر سکتا۔ پھر اپنے چاچوں کو بلایا

يا حمزة عم النبي ﷺ انْقِذْ نَفْسَكَ مِنَ اللَّهِ يَا عَبَّاسَ عم النبي ﷺ انْقِذْ

نَفْسَكَ مِنَ اللَّهِ فَإِنِّي لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا قَدْ ابْلَغْتُ

اے چچا عباس یہ نہ سمجھنا کہ میں نبی کا چاچا ہوں اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی کوشش کرو، میں نے بچنے کا راستہ تم کو بتلادیا، پیغام تم تک پہنچادیا کہ اور آگے کچھ نہیں کر سکتا۔ آخر اپنی بیٹی کو خطاب کر کے کہا:

یا فاطمہ بنت محمد ﷺ انقذی نفسك من اللہ فانى لا املك من اللہ شیئا قد

ابلفتک و سلی من مالی ما شئت

او بیٹی فاطمہ یہ نہ کہہ یہ گمان نہ کرنا کہ میں نبی کی بیٹی ہوں مجھے کچھ نہیں ہوگا۔ جہنم سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنا میں نے پیغام پہنچادیا اپنا حق ادا کر دیا آگے میں کچھ نہیں کر سکتا یہاں دنیا میں جو چیز میرے پاس ہے تم لے کے جاؤ لیکن آخر میں کچھ نہیں کر سکتا لہذا میں نے راستہ بتادیا۔ اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ! تو جب یہ عالم ہے؟ سید الاولین والآخرین کا اکرم الاولین والآخرین کا جب یہ اعلان کر دیتے ہیں تو بتاؤ! دوسرا کون ہے۔ جب ہم اللہ کی نافرمانی کریں گے۔ اس کی شریعت کو توڑیں گے، تو ہمیں وہ بچائے گا اور پناہ دے گا۔ بلکہ قرآن تو صاف کہتا ہے، قرآن مجید کھول کر دیکھو حافظ بیٹھے ہوں گے، ان سے پوچھ لو۔

سورۃ ال عمران کے تیرھویں رکوع میں فرمایا:

لیس لك من الامر شی او یتوب علیہم او یعذبہم فلنہم ظلمون (سورۃ ال

عمران ع ۱۳)

فرمایا اے نبی ﷺ تیرے اختیار میں یہ بات نہیں جس کو چاہے عذاب کرے جس کو چاہے روک دے۔ نہیں فرمایا یہ میرے اختیار میں ہے۔ لیس لك من الامر شیء یہ امر تیرے اختیار میں نہیں اور او یتوب علیہم او یعذبہم خدا چاہے ان پر توبہ قبول کرے یا ان کو معافی کر دے یا ان کو بخش دے۔ لیکن یا چاہے تو ان کو عذاب کر دے جو بھی چاہے کر وہ سکتا ہے یہ بات آپ کے ہاتھ میں نہیں سورۃ الزمر کے دوسرے رکوع میں فرمایا:

افمن حق علیہ کلمتہ العذاب فان انت تظن من فی النار (سورۃ الزمر ع ۲)

فرمایا اے نبی ﷺ یہ بھی بھلا ہو سکتا ہے جس پر اللہ نے جہنم لکھ دیا ہو۔ افسوس علیہ کلمۃ العذاب جس پر اللہ نے عذاب لکھ دیا ہے افلنت تنقذ من فی النار وہ گویا جہنم میں پڑا ہے جس کو اللہ نے جہنم میں ڈال دیا۔ تو کیسے نکل سکتا ہے؟ اس کو اگر کسی کے ہاتھ میں ہوتا تو نوح علیہ السلام جیسا برگزیدہ پیغمبر اپنے بیٹے کو بچاتا۔ اگر کسی کے ہاتھ میں ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام جیسا برگزیدہ پیغمبر اپنے باپ کو جہنم سے بچا سکتا۔ بڑی دعوتیں دیں، بڑی تبلیغ کی، بہت کچھ سمجھایا۔

یابنۃ انی قد جاءنی من العلم ما لم یاتک فاتبعنی اهدک صراطا سویا (۴۳) (سورہ مریم ع ۳۶)

اے باپ! اللہ کا دین میرے پاس آچکا ہے۔ پیغام آچکا ہے، تمہیں معلوم نہیں، میری پیروی کرو۔ میں تمہیں ٹھیک راستہ بتاؤں۔

یابنۃ لا تعبد الشیطان ان الشیطان کان للرحمن عصیا (۴۴) (سورہ مریم ع ۳۷)

ابو باپ شیطان کی اطاعت اور پیروی نہ کرو وہ اللہ کا دشمن اور نافرمان ہے۔

یابنۃ انی اخاف ان یسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا (۴۵) (سورہ مریم ع ۳۸)

میں ڈرتا ہوں کہ اگر تو اپنی نافرمانی پر قائم رہا، اللہ کا عذاب واقعی تم کو پہنچے گا پھر انسانوں کی جماعت سے نکل کر شیطان کے ٹولے میں چلے جاؤ گے۔ نہیں مانا۔ حدیث کے اندر الفاظ ہیں بخاری شریف کے اندر الفاظ ہیں قیامت کے دن بد شکل جانور بنا کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ ابراہیم (علیہ السلام) ادھر دیکھو؟ وہ چلائے گا، پکارے گا ابراہیم (علیہ السلام) مجھے چھڑواؤ، ابراہیم (علیہ السلام) میری مدد کرو بیٹا، مجھے بچاؤ۔ میری مدد کرو جو کہو گے میں مان لوں گا۔ کتنا زبردست صدمے کا مقام ہے۔ خلیل اللہ، ابو الانبیاء امام الانبیاء امام الناس انی جاعلک للناس اماما (۱۲۳) (سورہ البقرہ ع ۱۵۸)

جس کو اللہ نے پوری دنیا کا امام بنایا ”اس کا باپ جہنم میں پھینکا جا رہا ہے“ اور وہ بڑی عاجزی کے ساتھ گڑگڑا کے کہہ رہا ہے، ابراہیم (علیہ السلام) میرے واسطے کچھ کرو۔ بیٹا میرے لئے کچھ کرو۔ میں مر رہا ہوں۔ تو ابراہیم علیہ السلام کہتا ہے کہ باپ! اس دن کے لئے میں چلا تا تھا۔ تیرے سامنے بار بار تمہیں نصیحت کرتا تھا بار بار تمہیں بلاتا تھا بار بار تمہیں کہتا تھا اس دن کے لئے جو کچھ تھا میں نے زور لگایا۔ تمہیں سمجھایا تو نہیں مانا اب میں کیا کر سکتا ہوں؟ آخر فیوخذ بقوا انہم فیلقی فی النار

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۷۳ باب قول اللہ عزوجل واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا الایۃ عن ابی

ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اس کو ٹانگوں سے پکڑ کر جہنم میں ڈالا جائے گا بیٹے کے سامنے اگر کوئی بچا سکتا تھا اگر کوئی بچا سکتا تھا؟ تو نوح علیہ السلام، لوط علیہ السلام اپنی بیویوں کو بچاتے۔ سورۃ التحریم کے دوسرے رکوع میں فرمایا:

ضرب اللہ مثلا للنین کفروا امرات نوح وامرات لوط کانتا تحت عبیلین من عبادنا صالحین فخانتھما فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئا وقیل ادخلا النار مع الداخلین (۱۰) (سورۃ التحریم ع ۲)

نوح علیہ السلام لوط علیہ السلام کے نیک اور صالح بندے برگزیدہ پیغمبر دونوں کی بیویوں نے دین کو قبول نہیں کیا۔ انہوں نے اس بات میں خیانت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئا دونوں انبیاء علیہم السلام اپنی بیویوں کو کچھ بھی کام نہیں آ سکے۔ اللہ کے ذرہ برابر عذاب سے ان کو بچا نہیں سکے۔

وقیل الدخلا النار مع الداخلین دونوں کو حکم ملا تم بھی چلی جاؤ جہنم میں۔ سمجھ میں آیا۔ اگر کوئی بچا سکتا تھا؟ تو یقیناً وہ علیہ السلام اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کو بھائیوں سے بچاتا۔ لیکن بادشاہ کا جلال دیکھئے۔ اپنے معبود کو بچاؤ؟ اور مردوں کو پوجنے والو؟ مٹی کو پوجنے والو؟

الکریم بن الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۷۹) باب قولہ ام کنتم شداء اذ حصر یعقوب الموت الایۃ عن ابن عمر (رضی اللہ عنہما) خاندان پورا سلسلہ برگزیدوں کا، پورا سلسلہ ان لوگوں کا جو اللہ کے ہاں مقرب بندے ہیں ایسا خاندان پھر بڑے ایک علم والا قرآن خود کہتا ہے وانه لنوعلم لما علمناه.... (۶۸) (سورۃ یوسف ص ۸۷) بہت بڑے علم والا تھا یعقوب علیہ السلام اس کا یہ حال ہے کوئی خبر نہیں۔ بادشاہ کا جلال دیکھئے۔ بھائی بھائی کو پکڑ کر کنویں میں ڈال رہے ہیں۔ ڈالنے کے وقت اللہ کا پیغام پہنچتا ہے۔ یوسف علیہ السلام کے پاس۔ فرمایا:

لَمَّا فَهِمُوا أَنِ اجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيْبَتِ الْجَبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (١٥)

اسکے طرف وحی بھیج رہا ہے۔ کہ یوسف (علیہ السلام) غمگین نہ ہونا، ہمت نہ ہارنا، ڈرنہ کرنا۔ ہم تیرے نگہبان ہیں، ہم تیرے محافظ ہیں۔ غمگین وہ وقت آئے گا۔ یہ ہی بھائی تیرے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان کو بتائے گا کہ تمہیں وہ دن یاد ہے۔ کس طرح مجھے کنویں میں تم لوگوں نے پھینکا۔ غمگین وہ دن آنے والا ہے۔ وہ وقت آئے گا کہ تیرے سامنے یہ کھڑے ہوں گے تو ان کو بتائے گا تم نے میرے ساتھ کیا کیا تھا۔ چنانچہ وہ وقت آیا جب قحط سالی کا وقت آیا وہ غلہ لینے آئے۔ وہاں پہنچے ہاتھ جوڑ کر عاجزی سے التجا کر رہے ہیں۔ پکار رہے ہیں۔

يا يٰٰهٰذَا الْعَزِيزُ مَسْنَا وَاٰهْلُنَا الضَّرَّ وَجِئْنَا بِضَاعَتِنَا مَزْجَةً فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَلِّ عَلَىٰ

اٰن اللّٰہِ یٰٰجِزِی الْمُتَصَلِّیْنَ (۸۸) (سورۃ یوسف ع ۱۰)

سورۃ یوسف کے دسویں رکوع کے اندر فرمایا تو وہ کہنے لگے کہ اے بادشاہ، اے حاکم وقت، ہم بڑی مجبوری کی حالت میں ہیں، ہم بھوکے مر رہے ہیں۔ ہمارے پاس پیسے بھی نہیں، ہم جھوٹے اور بیکار۔ چند پیسے کھوٹے لے آئے ہیں۔ ہم پر مہربانی کرو۔ ہم کو پورا غلہ دے دو۔ اگرچہ ہمارے پاس پیسے جو ہیں کھوٹے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم کو پورا غلہ دے دو بلکہ اور ہم پر کوئی صدقہ کر دو ہم مر رہے ہیں، ہم بھوکے مر رہے ہیں۔ مسنا و اہلنا الضر ہم اور ہمارے بچے جو پیچھے پڑے ہیں وہ بھوکے مر رہے ہیں۔ ہم تکلیف میں آگئے ہیں۔ بھائی تھا، جب یہ حال دیکھا تو اس سے رہانہ گیا فوراً کہہ دیا:

ہل علمتم ما فعلتم یوسف واخیه..... (۸۹) (سورۃ یوسف ع ۱۰)

او بھائیو کچھ وہ دن بھی یاد ہیں تم نے یوسف (علیہ السلام) کے ساتھ کیا کیا۔ اس کے بھائیوں کے ساتھ کیا کیا۔ جب یہ بات سنی اور غور سے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو وہ ہی یوسف (علیہ السلام) ہے تو کہنے لگے:

ہٰٰ انک لانت یوسف..... (۹۰) تو یوسف (علیہ السلام) ہے !!!

قال انا يوسف وهذا اخي قد من الله علينا انه من يتق ويصبر فان الله لا يضيع اجر

المحسنين (۹۰)

ہاں ہاں میں یوسف (علیہ السلام) ہوں۔ یہ میرا بھائی ہے۔ ہمارے صبر اور تقویٰ اور پرہیزگاری کا یہ نتیجہ ہے کہ اللہ نے ہمیں یہ درجہ دیا ہے۔ تو ادھر کہتا ہے۔ اے یوسف (علیہ السلام) گھبراتا نہیں۔ ادھر گڑھے میں ڈالا جا رہا ہے۔ ادھر پیغام آتا ہے وحی آتی ہے۔

واوحينا اليه لتنبئهم باسرهم هذا وهم لا يشعرون (۱۰)

یوسف (علیہ السلام) گھبراتا نہیں۔ عنقریب وہ وقت آئے گا کہ تو ان کو یہ دن یاد دلانے

گا۔ یاد دلایا نا؟؟

میرے کہنے کا مطلب تھا۔ بیٹے کو گراتے وقت تو بتلاتا ہے کہ ہم تمہیں بچائیں گے۔ تمہاری نگرانی کریں گے تو گھبراتا نہیں۔ باپ ادھر رو رہا ہے۔ اس کو نہیں بتلاتا کہ بیٹا کنویں میں پڑا ہے جا کر نکال لو۔ اس کو نہیں بتلاتا۔ بیٹا جاتا ہے بکا جاتا ہے۔ بیٹا بکتا ہے۔ یوں پھر رفتہ رفتہ فوڈ کمشنر بنتا ہے۔ پورے مصر کا غلہ اس کے قبضے میں آتا ہے۔ پھر بادشاہت کے تخت پر بیٹھتا ہے۔ وہ ادھر بادشاہ بنا ہوا حکمرانی کر رہا ہے اور وہ رو رو کر وہاں ٹائینا ہو رہا ہے۔

وتولى عنهم وقال يا أسفى على يوسف وابيضت عينه من الحزن فهو كظيم (۸۳)

(سورۃ یوسف ع ۱۰)

رو رو کے یوسف (علیہ السلام) کو یاد کرتے کرتے آنکھیں سفید پڑ گئیں یعقوب (علیہ السلام) کو اندھا کر دیا۔ خدا کے جلال کو دیکھو ایک برگزیدہ پیغمبر باپ بوڑھا رو رہا ہے۔ رو رو کے اندھا ہو رہا ہے۔ بیٹا تخت پر بیٹھا ہے۔ بتلاتا نہیں کیوں روتا ہے۔ وہ تو بادشاہ بنا ہوا ہے؟ جلال کو دیکھو جو چاہے سو کرے

يفعل ما يشاء.... (سورۃ ال عمران) لا يسئل عما يفعل.... (سورۃ الانبياء)

کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کس کو جرات ہے؟ یعقوب علیہ السلام کو جرات ہوئی؟ خدا کا

ووهبنالہ اسحق ويعقوب كلاهيننا... (۸۵) (سورة الانعام ع ۱۰)

بادی تھا قرآن اس کو بادی کہتا ہے یعقوب علیہ السلام کو۔

واذکر عبدنا ابراهيم واسحق ويعقوب اولی الابدی والابصار (۳۵) انا اخلصنهم

بخالصته ذکری الدار (۳۶) وانهم عندنا لمن المصطفین الاخیار (۳۷) (سورة ص ع ۴)

خدا کے برگزیدے خدا کے ہاں بہتر اور فضیلت والے خدا کے ہاں آنکھوں اور کانوں والے ان کے ہاتھ اللہ کے کام میں چلنے والے ان کی آنکھیں اللہ کے دین کو دیکھنے والی بصیرت والے ہدایت والے طاقت والے دین والے ایمان والے ان کا یہ حال ہے خدا کے سامنے جو جرات نہیں ہو سکتی مولا؟ مجھے یوسف (علیہ السلام) دیکھا کیوں نہیں دیکھتا؟ یہ کہہ نہیں سکا وہ بیٹا ہے بادشاہت پر۔ مجھے اندھا کیوں کیا ہے؟ نہیں جب آنکھیں ملیں بیٹے کے پاس پہنچا شکر اللہ کا کیا۔ لیکن!! یہ عتاب نہیں کیا۔ مجھے اتنا کیوں مارا؟ یہ زندہ تھا مجھے بتلا دینا تھا۔ اتنی جرات یعقوب علیہ السلام کو نہیں ہوئی خدا کے سامنے تو بتاؤ!! تمہارے مردے کیا کریں گے۔ جو تین چار دس بارہ گز زمین کے اندر دھسے ہوئے ہیں۔ جن کی پیوی کو تم دوسرا خاوند دے دیتے ہو۔ جس کے مال کو تم ورثہ ترک کر کے بانٹ دیتے ہو۔ وہ کیا کر سکتے ہیں؟ وہ کیا خدا کا بگاڑ سکتے ہیں؟ اگر کوئی میرے بھائی کوئی کسی کو بچا سکتا تو نبی ﷺ کے سامنے ابوطالب کا واقعہ تمہارے سامنے موجود ہے چچا کا؟ کچھ نہیں ہو سکتا؟ اللہ نہیں چاہتا کچھ نہیں ہو سکتا۔ بڑی کوشش کی بڑی نصیحتیں کیں۔ لیکن قرآن کہتا ہے:

انک لا تمہدی من احببت ولكن اللہ یمہدی من یشاء وھو اعلم بالمہتدین (۵۶)

(سورة القصص ع ۶)

فرمایا اے نبی ﷺ یہ تیرے اختیار میں نہیں؟ کہ جس کو چاہے وہ ہدایت کر سکے

اور راہ راست پر لا سکے ولكن اللہ یمہدی من یشاء یہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ چلو جی یہ بھی

بات رہی۔ ہاں! اس نے اسلام کو قبول نہیں کیا۔ کیا دین کو قبول نہیں کیا؟ ہدایت اس کے اختیار میں نہیں۔ اللہ کے اختیار میں تھی۔ لیکن یہ تو آپ کے ہاتھ میں تھا۔ یہ تو اللہ نے اختیار دیا تھا کہ انسان کسی بندے کے حق میں اللہ کے آگے دعا مانگے۔ استغفار کرے؟ آپ ﷺ نے سوچا چلو چچا مانتا نہیں میں ان کے لئے دعا کروں گا۔ استغفار کی۔ ملامت! اگر روکا نہیں فوراً قرآن آتا ہے۔ قرآن مجید کھول کر دیکھو! سورۃ توبہ کے چودھویں رکوع کے اندر صاف الفاظ آئے ہیں۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ امْتِنُوا انْ يَسْتَغْفِرُوا لِمَنْ يَشُرُّكُمْ وَلَوْ كُنْتُمْ اُولٰٓئِكَ قَرٰبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ (سورۃ التوبہ ع ۱۳)

فرمایا کسی نبی کو یہ حق نہیں، کسی مسلمانوں کو یہ حق نہیں ایسے آدمی کے لئے دعا مانگے میری درگاہ میں ایسے آدمی کے لئے مجھ سے مغفرت مانگے۔ اس کے بخشنا کے لئے دعا مانگے ایسے آدمی کے لئے جو شرک پر مر گیا ہو۔ شرک کے لئے دعا مانگنے کی کوئی اجازت نہیں۔ مت اس کے لئے استغفار مانگو۔ روک دیا اگر کوئی آدمی اللہ کو کہہ سکتا تھا۔ تو یہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ یہ کہے کہ کیوں مرے چچا کی مغفرت سے روکتے ہو۔ اگر کوئی اللہ کی مرضی کو ٹال سکتا تھا؟ اگر کوئی موڑ سکتا؟ تو رسول اللہ ﷺ موڑتے۔ لیکن کوئی نہیں موڑ سکتا؟ کوئی نہیں بدل سکتا؟ خدا کی مرضی کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا؟ لَا تَبْدِلُ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ... (سورۃ یونس ع ۷)

لَا مَبْدِلَ لِكَلِمَاتِهِ... (سورۃ الانعام ع ۱۳)

اس کے کلمات کو کون بدل سکتا ہے؟ اس کے فیصلے کو کون بدل سکتا ہے؟ تو میرے دوستو! یہ کوئی عقلمندی نہیں ہے کہ مخلوق کے سہارے پر خالق سے بگاڑا جائے۔ اور بندے اور محتاج کے سہارے پر احکم الحاکمین سے بگاڑا جائے۔ مرے اور مقبول سے بنا کر اور اس کے سہارے پر اللہ سے بگاڑا جائے یہ عقلمندی نہیں ہے؟ بھائیو! یہ کوئی عقلمندی نہیں؟ کوئی

آدمی کسی کو کام نہیں آسکتا؟ یہ خیال غلط ہے قرآن یہ خیال غلط سمجھتا ہے اور اس طرح برائیوں کا راستہ کھلتا ہے اور ان کے سارے پر سارے کام ہوتے ہیں جو بناوٹی سہارے ہوتے ہیں وہ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ حقیقی سہارا ایک اللہ کا ہے اور وہ ایسا سہارا ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے لیکن شرط ہے اس کے لئے دوسرے سہاروں سے ہاتھ اٹھانا پڑے گا۔ جو اسے امیدیں وابستہ ہیں اسے ختم کرنی پڑیں گی۔ ایک اللہ کا سہارا رہے گا۔ وہ آدمی ہے جو مضبوط ہے فرمایا:

فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها والله
سميع عليم (۲۵۷) (سورة البقرة ع ۳۴)

جب دوسروں کا انکار کرو گے جو اللہ کے مقابلے میں کھڑے کئے گئے ہیں؟ اللہ کی بھی پوجا ان کی بھی پوجا اللہ کو پکارو ان کو بھی پکارو اللہ کے آگے سر جھکایا اور ان کے آگے بھی سر جھکاؤ۔ اللہ کے نام دو دوسرے کے نام دو۔ یہ اللہ کے مقابلے میں طاغوت کھڑے کئے گئے ہیں۔ فرمایا فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى انہوں نے ایسی مضبوط کڑی کو پکڑ لیا۔ ایسی مضبوط کڑی کو اس نے پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں وہ ایسا سہارا ہے جو کبھی چھوڑنے والا نہیں۔ یہ ہے سہارا۔ لیکن! یہ تمہارے سہارے جن کو تم پکارتے ہو یہ بے کار ہیں قرآن ظاہر کرتا ہے۔ سورۃ یونس کے تیسرے رکوع میں فرمایا:

ويوم نحشرهم جميعاً ثم نقول للذين اشر كوا امكانكم انتم وشر كائوكم فزينا بينهم
وقال شر كائوهم ما كنتم ابائنا تعبدون (۲۸) فكفى بالله شهيدا بيننا وبينكم ان كنا عن
عبادتكم لغفلين (۲۹) (سورة يونس ع ۳)

فرمایا اس دن سارے دنیا والے اٹھائے جائیں گے قیامت میں۔ جو پوجنے والے ہیں ان کو بھی اٹھائیں گے اور جن کی پوجا کی گئی ہے اس کو بھی کھڑا کریں گے۔ دونوں سامنے کھڑے

ہوں گے فزینا بینہم الگ الگ کر کے کھڑا کریں گے۔ اس وقت یہ کہیں گے وقال شرکانوہم ماکنتم ایانا تعبدون پہلے تو وہ کہیں گے واذا الذین اشرکوا شرکاءہم قالوا ربنا ہولاء شرکانونا الذین کنانندعوا من دونک قالقوا الیہم القول انکم لکنبون (۸۶) (سورۃ النحل ع ۱۳)

سورۃ النحل کے بارہویں رکوع میں فرمایا جب اپنے ان درگاہوں والوں کو دیکھیں گے۔ ان مزاروں والوں کو دیکھیں گے۔ جن کو اللہ کے علاوہ پوجتے ہیں پکارتے ہیں۔ جن کے نام کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں، فتنیں مانتے ہیں، جب ان کو دیکھیں گے تو کہیں گے مولانا!! یہ وہی ہیں جن کو ہم پکارتے تھے، ان کو پوجتے تھے۔ یہ وہ ہیں جن کو ہم پکارتے تھے۔ قرآن کہتا ہے وہ جواب میں کہیں گے:

وقال شرکانوہم ماکنتم ایانا تعبدون (۲۸) تم جھوٹے ہو ہماری پوجا نہیں کرتے تھے؟ ہماری پوجا...؟ نہیں کرتے تھے فکفی باللہ شہیداً بیننا و بینکم ان کنا عن عبادتکم لغفلین (۲۹) وہ اللہ کی قسم کھا کھا کے کہیں گے جن کو تم پکارتے ہو، جن کو تم بلاتے ہو، جن کو پوجتے ہو، وہ قسمیں کھا کھا کے کہیں گے خدا گواہ ہے ہمیں کوئی پتہ نہیں۔ تم کس کو پکارتے تھے، کس کو بلاتے تھے ہمیں کوئی پتہ نہیں کوئی خبر نہیں، اب دیکھو یہ سہارے رہے؟ یہ سہارے کہتے ہیں ہم کو پتہ بھی نہیں تم کس کو پکارتے تھے۔ اب مسئلہ ایک نیا پیش آگیا۔ نیا مسئلہ نکل گیا یہاں۔ یہ تو پوجتے ہیں ان کا نام نام لے کر دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہے ہیں کہ وہ ان کو پوج رہے ہیں۔ ان کے آگے سر جھکا رہے ہیں۔ ان کے آگے مانگ رہے ہیں۔ سجدے بھی کرتے ہیں قبروں کے سامنے یہ تو آنکھوں سے دیکھا سجدہ، یعنی وہی سجدہ جو نماز کا۔ لیکن قرآن ذکر کرتا ہے کہ وہ تو کہیں گے ہم کو آپ نہیں پوجتے تھے۔ قرآن یہ بھی مانتا ہے کہ وہ کہیں گے یہ ہی جن کو ہم پوجتے ہیں۔

ہولاء شرکانونا الذین کنانندعوا من دونک... (۸۶) (سورۃ النحل ع ۱۳)

یا اللہ تیرے علاوہ ان کو پوجتے تھے۔ ان کو پکارتے تھے وہ تو یہ کہیں گے اور وہ کہیں گے۔ اللہ کی قسم ہمیں تو خبر نہیں تم کس کو پکارتے تھے؟ وہ پوجتے بھی ہیں قرآن مانتا ہے کہ وہ پکارتے ہیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں ہم لو نہیں پکارتے؟ اب اس مسئلے کو حل کہاں سے کریں؟ یہ باتیں دونوں متعارض ہیں اس کا حل بھی قرآن نے خود پیش کیا ہے۔ اس کا حل خود قرآن نے پیش کیا؟ سمجھیں آیا!!! سورۃ سبا کے پانچویں رکوع میں فرمایا:

وَيَوْمَ يُعْشِرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَكَةِ اِهْلَاءِ اِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ (۳۰) قَالُوا سُبْحَنَكَ اَنْتَ وَلِيْنَا مِنْ دُوْهِمْ هَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْعَجَنُ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ (۳۱) (سورۃ سبا ع ۵)

فرمایا قیامت کے روز جب اللہ سب کو اٹھائے گا۔ یوم یعشرہم جمیعاً سب کو جمع کرے گا تو اس وقت تم بقول للملئکتہ اہلواء ایاکم کانوا یعبدون (۳۰) او فرشتو اپنے ملائکوں کو کہے گا فرشتوں کو کہ بتاؤ! یہ لوگ تمہیں پوجتے تھے۔ یہ تم کو پکارتے تھے، فرشتوں کی بھی پوجا ہوتی ہے۔ دیکھئے فرشتوں کی پوجا معلوم ہے آپ کو؟ کیسے فرشتوں کو پوجتے ہیں؟ او مولویوں کے تعویذوں کو کھول لو۔ ایک کو نے پر یا جبریل، دوسرے پے یا میکائیل کہیں یا اسرائیل کہیں یا عزرائیل کہتے ہیں یہ ملک موکل ہیں دنیا کو روکتے ہیں روکنے والا تو اللہ ہے۔ جیسا سورۃ فاطر کے آخری رکوع میں فرمایا؟

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُولَا وَلَنْ يَّزَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا (۳۱) (سورۃ فاطر ع ۵)

فرمایا یہ آسمان زمین جو کھڑے ہیں ان کو میں نے روکا ہے۔ میں ان کو تھامے ہوا ہوں لیکن اگر ان کو گرنے پے آجائیں تو دنیا کی کوئی طاقت میرے بعد ان کو روک نہیں سکتی؟ یہ کہتے ہیں یہ ملک موکل ہیں۔ لہذا ان کا نام لکھتے ہیں یا جبرئیل یا میکائیل یا عزرائیل یا اسرائیل یا فلاں یا فلاں۔ اس طرح فرشتوں کو پوجتے ہیں قیامت کے دن اللہ فرشتوں سے پوچھے گا

اهولاء اياکم کلنوا بعبدون (سورة سبا) (۳۰) یہ لوگ تم کو پوجتے تھے تو وہ جواب دیں گے
 قالوا سبحک انت ولینا من دونہم... (سورة سبا) یا اللہ ہماری توبہ۔ تیری شان پاک
 ہے تیرے ساتھ کون شریک ہو سکتا ہے۔ ہمارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا ولی تو تو
 ہے۔ ہمارا تعلق تو تمہارے ساتھ ہے لیکن یہ لوگ ہم کو نہیں پوجتے تھے بل کلنوا بعبدون
 العنن یہ شیطانوں کو پوجتے تھے۔ یہ تو شیطانوں کو پوجتے تھے ہم کو نہیں؟ ہم کو نہیں شیطانوں کو
 پوجتے سوال ان کے پڑتا ہے جبرئیل کس شیطان کا نام ہے۔ میکائیل اسرافیل کونے شیطان
 کا نام ہے؟ یہ فرشتوں کے نام ہیں۔ فرشتوں کے نام لے کر پکار رہے ہیں۔ فرشتوں کا نام لے
 کر پوج رہے ہیں اور وہ کہیں کہ نہیں یہ تو شیطان کو پوجتے تھے۔ قرآن نے یہ بھی جواب دیا
 ہے۔ فرمایا:

اکثرہم بہم مومنون (سورة سباع) (۵)

ان ہی کو مانتے ہو۔ ان کے کہنے پر پوجا کرتے ہیں۔ فرشتوں نے نہیں کہا۔ معلوم ہوا
 جس کے کہنے پر تم پوجا کرتے ہو۔ یہ پوجا ان کی ہے۔ قیامت کے دن جب وہ انکار کریں گے
 کہ ہمیں پتہ نہیں تم کس کو پکارتے ہو۔ یہ ہم نے تم کو نہیں کہا۔ کہنے والا شیطان تھا یہ پوجا
 ان کی ہے۔ قرآن کہتا ہے:

ان يدعون من دونہ الانشاوان يدعون الشیطانا من دنا (سورة النساء) (۱۸)

تم چاہے نبیوں کو پکارتے رہو۔ چاہے ولیوں کو پکارتے رہو۔ چاہے فرشتوں کو پکارتے
 رہو لیکن وہ اللہ کے نیک بندے، اللہ کے برگزیدہ بندے ان کا شان بالا ہے کہ وہ شرک کی
 تعلیم دیں۔ انہوں نے کبھی یہ تعلیم نہ دی۔ وہ شرک سے راضی نہیں۔ وہ کبھی شرک سے
 راضی نہیں۔ وہ کبھی اس سے خوش نہیں کہ ہماری کوئی پوجا کرے۔ لیکن تم نے شیطان کے
 کہنے پر یہ کام کیا لہذا چاہے تم نبی کا نام لو۔ چاہے ولی کا نام لو۔ فرشتے کا یہ نہ پوجا نبی کی ہوگی نہ
 ولی کی، اور نہ فرشتے کی ہوگی۔ کیونکہ وہ راضی نہیں یہ شیطان کا کہا مان کر تم نے کیا۔ لہذا یہ

شیطان کی پوجا ہوگی اور کسی کی نہیں۔ یہ پوجا شیطان کی ہوگی۔ تو اس طرح میرے بھائیو یہ تمام سہارے وہاں نہیں رہیں گے۔

فاذا نفخ في الصور فلا انساب بينهم يومئذ ولا يتساءلون (۱۰۱) (سورة المؤمنون ع ۶)
سورة المؤمنون کے آخری رکوع میں فرمایا کہ جب صور کے اندر پھونکا جائے گا یعنی لوگوں کو جب اٹھایا جائے گا فرمایا اس دن کوئی تعلقات استوار نہیں ہوں گے کوئی واسطے کوئی ناطے کوئی تعلقات کام آنے والے نہیں

الاخلاء يومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقين (۶۷) (سورة الزخرف ع ۶)
سورة زخرف کے چھٹے رکوع کے اندر فرمایا تو اس دن سارے دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ گے کوئی کسی کے ساتھ تعلق نہیں رہے گا۔ مگر وہ جو متقی اور پرہیزگار ہوں گے۔ تو یہ سہارے وہاں نہیں رہ سکتے۔ یہ سہارے وہاں نہیں رہیں گے!! ابراہیم علیہ السلام کا اللہ نے اس بات کے متعلق خطبہ بیان کیا۔ فرمایا:

وقال انما اتخذتم من دون الله اوثانا مودة بينكم في الحياة الدنيا ثم يوم القيمة يكفر بعضكم ببعض ويلعن بعضكم بعضا وماولكم النار وما لكم من نصيرين (۲۵) (سورة العنكبوت ع ۳)

سورة العنكبوت کے تیسرے رکوع کے اندر فرمایا کہ جب وہ قیامت کا دن آئے گا اس وقت تم ایک دوسرے کے ساتھ دوستی بنا رکھے ہو۔ پوختے ہو پچواتے ہو۔ ایک ساتھ کے دوستی ہے لیکن قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ گے۔ ایک دوسرے پر لعنت بجاؤ گے۔ کوئی تعلق وہاں نہیں رہے گا۔ لہذا میرے بھائیو!! اللہ کے سوا جتنے سہارے ہیں وہ ٹوٹ جائیں گے لیکن ایک سہارا اللہ کا ٹوٹنے والا نہیں

لمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها
یہ اب سہارا ہے جو دوسری درگاہوں سے ہاتھ اٹھا کر ایک اللہ کے دروازے کو چمٹ

جاء۔ یہ ایسا سارا ہے جو کبھی ٹوٹے والا نہیں

ومن يتوكل على الله فهو حسبه... (سورة الطلاق ع۱)

جو اللہ پر بھروسہ کرے گا وہی کامیاب ہوگا۔ اللہ اس کو کافی ہوگا فرمایا

وعلى الله فليتوكل المؤمنون (سورة ال عمران ع۳)

جب مسلمان کہلاتے ہو ایمان والے کہلاتے ہو تو اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

وعلى الله فليتوكل المتوكلون (سورة ابراهيم ع۴)

جن کو بھروسہ کرنا ہے وہ اللہ پر بھروسہ کرے

قل انتم مائتدون من دون الله ان ارادني الله بضر هل هن كشت ضره او ارادني

برحمته هل هن ممسكت ورحمته قل حسبى الله عليه يتوكل المتوكلون (سورة الزمر

ع۳۷)

سورة الزمر کے چوتھے رکوع کے اندر فرمایا اے لوگوں نوٹ کرلو۔ اگر خدا تم پر کوئی تم

ان کو کہہ دے گا کہ وہ اے نبی ﷺ جو شرک کے معاملے میں تمہارے ساتھ لڑتے ہیں۔ ان کو

کہہ دے گا کہ وہ لوگو! سن لو! اگر میں اللہ کے ساتھ شرک کر بیٹھوں اور اللہ کا کوئی عذاب آنے

لگے۔ اللہ مجھے کسی مصیبت میں گرفتار کرے۔ کیا یہ تمہارا معبود مجھے چھڑوا سکتے ہیں؟ مشکل

کشائی کر سکتے ہیں؟ بچا سکتے ہیں؟ اللہ کی مصیبت کو ٹال سکتے ہیں؟ اللہ کے آنے والے عذاب

کو روک سکتے ہیں؟

او ارادني برحمته هل هن ممسكت ورحمته

اگر اللہ کی رحمت مجھ پر نازل ہوئی شروع ہو جائے کیا یہ تمہارے معبود یہ تمہاری

درگا ہیں اللہ کی رحمت کو روک سکتی ہیں؟ کوئی جواب نہیں دیتا۔ کسی کے شرک کو ہمت

نہیں ہوتی نہ ابو جہل کو ہمت ہوتی ہے نہ ابولہب کو ہمت ہوتی ہے۔ نہ عقبہ کو ہمت ہوتی ہے

نہ ابوطالب کو ہمت ہوتی ہے۔ تمہیں بھلے ہمت ہو کہ یہ اللہ کی باتوں کو ٹال دیتے ہیں۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

تم بے شک کہتے جاؤ۔ لیکن مشرکوں نے یہ نہیں کہا۔ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سب خاموش ہو گئے تو اللہ نے کہا قل حسبی اللہ جب کوئی مصیبت اللہ کی طرف سے آنے والی کو نہیں ٹال سکتا؟ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی رحمت کو روک نہیں سکتا تو پھر ایک اللہ ہی کافی ہے وعلیہ فلیتوکل المتوکلون

جو بھروسہ کرنے والے ہیں وہ بھروسہ اس پر کرے کوئی اور بھروسہ کرنے کے قابل نہیں رہا۔ یہ سارے سارے بے کار ہیں۔ یہ سہارے کوئی چیز نہیں جن سہاروں کے بل بوتے پر تم اللہ کی نافرمانی کرتے ہو یہ غلط بات ہے۔ سووے میں جھوٹ بول لو۔ سوو کھاؤ۔ تول ٹاپ میں دھوکا کرو۔ جی ہاں!! چھڑوا دیں گے جن کے نام کا حلوہ کرتے ہیں۔ جن کے نام کی کھیر کرتے ہیں یہ چھڑوا دیں گے۔ کیا یہ پہلے لوگ نہیں تھے؟ ان پر بھی عذاب آیا انہوں نے خدا کی نافرمانی کی۔ اللہ کے حدود کو توڑا کوئی ان کو کام آیا؟ فرمایا:

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (۲۷) فَلَوْلَا نَصْرُهُمُ
الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةٍ بَلَّ ضَلُّوا عَنْهُمْ وَذَلِكُمْ فَكَّهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ
(۲۸) (سورۃ الاحقاف ع ۴)

سورۃ الاحقاف کے چوتھے رکوع میں فرمایا تم سے پہلے بھی ایسے لوگ تھے جنہوں نے اپنے وسیلے بنائے اپنے سہار بنائے۔ ہم نے ان لوگوں کو ہلاک کیا۔ ان کی بستیوں کو ختم کر دیا لیکن کوئی ان کے قریب نہیں آیا۔ فَلَوْلَا نَصْرُهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةٍ جن کو انہوں نے اس لئے پوجا تھا ان کی سیوا اس لئے کی تھی۔ ان کے چڑھاوے اس لئے چڑھائے تھے۔ کہ ہماری ان تک ان کی اس تک! یہ ہمیں اس کے ہاں نزدیک کریں گے۔ یہ ہمارے وسیلے ہیں ان کے طفیل ہماری جان بچے گی یہ ہمیں چھڑوائیں گے فرمایا اس وقت وہ کام کیوں نہیں آئے؟ اور کیوں کام نہیں آئے؟ فرمایا:

لما اغنت عنهم الهتهم التي يدعون من دون الله من شئ لما جاء امر ربك وما

زادوهم غير تنبيہ (۱۰۱) (سورۃ ہود ع ۹)

سورۃ ہود کے نویں رکوع کے اندر فرمایا۔ کیا فرمایا؟ فرمایا جب اللہ کا حکم آگیا جب اللہ کا عذاب آگیا کوئی کسی کو کام نہیں آیا جن کو وہ پوجتے تھے۔ جن کو اپنا معبود بناتے تھے۔ جن کی سیوا کرتے تھے کوئی کام نہیں آیا۔ سورۃ عنکبوت کے چوتھے رکوع میں فرمایا:

فكلا اخلا بنبيه فمنهم من ارسلنا عليه حاصبا ومنهم من اخذته الصيحة ومنهم من خسفنا به الارض ومنهم من اغرقنا وما كان الله ليعلمهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون (۳۰) مثل الذين اتخنوا من دون الله اولياء كمثل العنكبوت اتخنبت بيتا وان اوهن

البيوت لبست العنكبوت لو كانوا يعلمون (۳۱) (سورۃ العنكبوت ع ۴)

فرمایا ہم نے گناہوں میں پکڑا ہر ایک کو اپنے اپنے گناہ میں پکڑا کسی کے لئے پتھر برسائے ان کو تباہ کر دیا۔ پتھروں کی بارش بھیج کر کسی پر دہشت ناک ایسی آواز جس سے اوندھے ہو کر مر گئے۔ کسی کے لئے زمین بھاڑ کر اندر ٹھونس دیا ان کو کسی کے لئے طوفان لا کر ڈوب دیا۔ لیکن کوئی قریب نہیں آیا۔ وہ خود ظالم تھے کوئی قریب نہیں آیا کیونکہ جن کو وہ سہارا بناتے ہیں قرآن کہتا ہے۔ اللہ کے سوا جن کو سہارا بنا کر پوجتے ہو ان کی مثال ایسے ہے جیسے مکڑی اپنا گھر بنالے۔ مکڑی کا گھر کتنا کمزور ہے تمہارے معبود بھی ایسے ہی کمزور ہیں۔

ضعف الطالب والمطلوب (۷۳) ما قلروا الله حق قلوه حق قلوه ان الله لقوى عزيز

(۷۴) (سورۃ الحج ع ۱۰)

تم بھی بے کار، تمہارے معبود بھی بے کار، پوجنے والے بھی بے کار، جن کو پوجا کرتے ہو وہ بھی بے کار۔ او ظالمو! تم کو اللہ کی قدر نہیں جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔

وما قلروا الله حق قلوه والارض جميعا قبضته يوم القيمة والسموت مطويات يمينه

سبحنه وتعالى عما يشركون (۶۷) (سورۃ الزمر ع ۷)

یہ ساتوں آسمان، ساتوں زمینیں اللہ کے ہاتھ میں ہو گا جو ہاتھ میں پکڑ کر کہے گا؟ **این الملوک الارض** (صحیح بخاری ۷۰۲) کہاں ہے زمین کے بادشاہ **لعن الملک الیوم** آج بادشاہی کس کی ہے **لله الواحد القہار** (۱۲) (سورۃ المؤمن ع ۲۷) ہاں! جی سندھ قلندر کی ہے، پتہ لگے گا جب خدا کے سامنے جاؤ گے جس کو چاہو بادشاہ بناتے پھر ملک کا!! مر گیا زمین کے اندر کھود کے دیکھو ہڈی بھی ہاتھ میں نہیں آئے گی۔ خدا کی قسم!! ایک ہڈی بھی نہیں ملے گی لیکن تم یہاں بادشاہ بنا بیٹھے ہو۔ رات دن اسی کا نام۔ نعتیں خدا کی کھا رہے ہو آنکھیں خدا کی دی ہوئی سے دیکھ رہے ہو۔ او شرم کرو بے شرمو! کچھ حیاء کرو!! اس کی دی ہوئی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو اس کے دئے ہوئے کانوں سے سن رہے ہو اس کے ایک ایک عضوے سے کام لے رہے ہو اس کی دی ہوئی زبان سے بول رہے ہو۔ اس کے علم سے فائدہ لے رہے ہو۔ اس کا رزق کھا رہے ہو۔ اس کا پانی پی رہے ہو۔ اس کے سائے سے فائدہ لے رہے ہو۔ اس کی دھوپ سے فائدہ لے رہے ہو۔ اس کی روشنی سے فائدہ لے رہے ہو۔ اس کے سورج و چاند سے فائدہ لے رہے ہو، اس کے رات اور دن سے فائدہ لے رہے ہو۔ اس کے پھل اور غلے سے فائدہ لے رہے ہو۔ لیکن! نام دوسرے کا۔ سندھ قلندر کی ہے؟ تمہارا ریڈیو بھی قلندر کا، زمیں بھی قلندر کی، بچے بھی قلندر کے، عورتیں بھی، ساری چیزیں بھی قلندر کی ہیں۔ خدا کس کو یاد ہے؟ اوہے گواہ۔ اخیر ناگو۔ عذاب نہ آجائے خدا کا۔ یہ تمہارا قلندر کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ قیامت کے دن پتہ چلے گا۔ جب اللہ کی طرف سے آواز آئے گی۔ **لعن الملک الیوم؟**

آج کس کی بادشاہی ہے؟ کوئی ہے میرے سامنے کوئی نہیں آئے گا **لله الواحد القہار** ایک اللہ کی بادشاہی ہے۔

میرے محترم دوستو!! میرے محترم بھائیو!! مسئلے کو سمجھو صحیح طور پر مسئلے کو سمجھنے کی کوشش کرو؟ یہ غلط سہارے ہیں جن پر تم بھروسہ کرتے ہو۔ اللہ کا سہارا جو ہے۔ وہ کبھی

ومن یسلم وجهہ الی اللہ وہو محسن فقد استمسک بالعروة الوثقی والی اللہ عاقبتہ

الامور (۲۲) (سورۃ لقمان ع ۳)

سورۃ لقمان کے تیسرے رکوع میں فرمایا ومن یسلم وجهہ الی اللہ وہو محسن جو اپنے آپ کو اللہ کے لئے جھکا دیتا ہے۔ جو اپنے آپ کو اللہ کے لئے جھکا دیتا ہے۔ اللہ کے آگے جھکا دیتا ہے۔ اس کے حکم کے آگے، اس کی شریعت کے آگے، اس کے قانون کے آگے، اس کے فرمان کے آگے، جو اپنے آپ کو جھکا دیتا ہے۔ اس کے حکم کے آگے، اس کے دروازے کے آگے اپنے آپ کو جھکا دیتا ہے وہو محسن وہ نیکو کار بھی ہے نیک عمل بھی کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے فقد استمسک بالعروة الوثقی اس نے ایسی مضبوط کڑی کو لے لیا جو ٹوٹنے والی نہیں باقی کوئی سارا نہیں کسی سارے پر مت رہنا۔ او مسلمانو!! اپنے دین کو پہچانو! اپنے عقیدے کو پہچانو۔ جس عقیدے کو اللہ کے انبیاء علیہم السلام نے پیش کیا۔

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ، انا لا الہ الا انا فاعبدون (۲۵) (سورۃ الانبیاء ع ۲) جو بھی ہم نے پیغمبر بھیجے جو بھی ہم نے رسول بھیجا۔ ہر ایک نے یہی دنیا کو پیغام دیا یہی پہنچایا اس کے طرف ہم نے یہی پیغام بھیجا کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں کوئی حاجت روا نہیں۔ کوئی داتا دھگیر نہیں۔ میری پرستش کرو! بہر حال میرے دوستو! یہ وہ چیز تھی جس کو اللہ کے انبیاء علیہم السلام نے پیش کیا، یہ وہ عقیدہ تھا جو سب آسمانی کتابوں میں ہے۔

ہاں! تو اللہ سے دعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عقیدے کو درست کرے ہمارے اعمال کو درست کرے۔ ہمارے اخلاق کو درست کرے۔ ہماری نیکی کو خالص بنائے۔ اور ہمیں ان رسومات سے بچائے، ان غلط اعتقاد سے بچائے جن کے کرنے کی وجہ سے پچھلی قومیں برباد ہوئیں۔ گناہوں، برائیوں میں گرفتار ہوئیں اور ان کی تباہی ہوئی۔ ہم ان ہی سے بچ سکتے ہیں اور بچنے کی صورت نہیں ہے، اللہ ہم سب کو نیکی کی توفیق دے اور صحیح راستے پر چلائے اور

غلط کرتے سے بچائے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

محترم جماعتی بھائیو!

دین اسلام ایک ایسی نعمت ہے جس میں انسان جو گناہ کرتا ہے اس گناہ کو ختم کرنے کے اللہ پاک نے کئی طریقے بیان کئے ہیں ان میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ کوئی دینی لٹریچر چھپوا کر تقسیم کیا جائے اسے جب تک پڑھا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا تو اس کا ثواب اس انسان کو بھی پہنچتا رہے گا جس نے لٹریچر چھپوا کر تقسیم کیا ہوگا۔

عزیز دوستوں! یہ لٹریچر جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس طرح مختلف موضوعات پر آپ بھی اپنے رزق حلال سے لٹریچر چھپوائیں اور زمین پر بسنے والے انسانوں میں تقسیم کر کے صدقہ جاریہ کے حق دار بنیں۔

رابطہ کے لئے فون: 7511932, 741426

الراشدی مسجد موسیٰ الین کراچی۔

اغلاط کی تصحیح

صفحہ نمبر	سطر نمبر (اوپر سے)	غلطی	تصحیح
۱	۹	حمزہ	ہمزمہ
۲	۴	کو خالق	کا خالق
۳	۶	لیکن دوسرے	ایک دوسرے
۵	۱	اپنی بنا	اپنی بناتا ہے
۷	۱۰	وتوكل الحی۔۔	وتوكل علی الحی
۷	۱۲	پہلا مسئلہ: پر بھروسہ	زندے پر بھروسہ
۷	۱۳	وتوكل علی ال	وتوكل علی الحی
۷	۱۶	ك علیہا فان	كل من علیہا فان
۸	۴	حاجت روا نہیں اللہ کے	سوائے اللہ کے
۸	۱۴	بالا خسرین اعمالا	بالا خسرین اعمالا
۹	۱۵	حتی ترازو	حتی کہ ترازو
۱۰	۹	راستہ نہیں	راستہ نہیں
۱۱	۷	السلام نے میں	السلام میں
۱۱	۹	السلام اپنی امت	السلام نے اپنی امت
۱۱	۱۴	اور یہ اس کے سوا	اور نہ اس کے سوا
۱۲	۱۷	کذا ابلغتکم	قد ابلغتکم
۱۲	آخری لائن	فانی لکم	فانی لا املک لکم
۱۳	۲	پہنچا دیا کہ اور	پہنچا دیا اور
۱۳	۶	یہ نہ کہا	یہ نہ کہنا

۱۹	۹	دیکھتا	دکھتا
۱۹	۱۸	باالمہتدین	بالمہتدین
۲۳	۳	ہم لو	ہم کو
۲۳	۵	سمجھیں آیا	سمجھ میں آیا
۲۳	۱۹	اگران کو گرنے	اگریہ گرنے
۲۴	۸	یہ توشطان	یہ توشیطان
۲۹	۱۶	حق قدرہ	دو بار ٹاپ ہو گیا ہے

وباللہ التوفیق، وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین